شیخ فرید الدّین عطّار نیشا پوریؒ

شیخ فرید الدّین عطار ۵۴۰ ہجری /۱۱۱۶ء میں ایران کے مشہور شہر نیشا پور کے ایک نواحی گاؤں "کدکن" میں پیدا ہوئے۔ مروجّہ علوم کی تحصیل کے بعد وہ اپنے آبائی پیشے طبابت میں مشغول ہوگئے۔ اُنھیں بچپن ہی سے تصوّف اور صوفیاء سے دلچسپی تھی اور وہ شعر وسخن کی خداداد صلاحیت بھی رکھتے تھے۔ آخر وہ حلقہ ٔ صوفیاء میں بھی شمع انجمن بن گئے اور شعر ادب میں بھی انتہائی ممتاز مقام پر فائز ہوئے۔ ایران پر تاتاریوں کے حملے کے دوران ۶۱۸ھ/۱۲۳۰ء میں اُن کی شہادت ہوئی۔اُن کا مقبرہ نیشا پور میں ہے۔

شیخ فرید الدّین عطارؒ فارسی کے عظیم صوفی شاعر ہیں۔ ان کی صوفیانہ مثنویاں آج بھی محبت وعقیدت سے پڑھی جاتی ہیں۔ اُن کی ایک عارفانہ مثنوی "مَنطِقُ الطّیر" کو بہت مقبولیت نصیب ہوئی۔ غزل میں بھی اُن کا نام بہت اہمیت کا حامل ہے۔ وہ فارسی شاعری میں عرفانی موضوعات متعارف کرانے والے ابتدائی شاعروں میں شمار ہوتے ہیں۔ مولانا جلال الدّین رومیؒ جیسے عظیم مفکّر اور صوفی شاعر نے انھیں اپنا پیشرو تسلیم کیا ہے۔

فارسی رُباعی کی تاریخ میں بھی عطّارؒ کا نام بہت نمایاں ہے۔ وہ پہلے فارسی شاعر ہیں جنھوں نے اپنی رُباعیوں کا ایک جداگانہ دیوان مرتب کیا، جس کا نام "مختار نامہ" ہے۔ تعداد میں کثرت کے علاوہ ان رُباعیوں کا فکری وفنّی معیار بھی بہت بلند ہے۔

شیخ فریدالدّین عطّارؒ کی واحد نثری تخلیق کا نام "تذکرۃُالاولیاء" ہے۔ اس میں مختلف اولیائے کرام کے حالات و واقعات بیان کیے گئے ہیں۔ تذکرۃالاولیاء کی نثر بہت سلیس، شُستہ اور رواں ہے۔بعد میں آنے والے اکثر وبیشتر تذکرہ نگاروں نے اس اہم کتاب سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔ اس کتاب کے دلکش اُسلوب نگارش سے اندازہ ہوتا ہے کہ شیخ عطّار عظیم شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک کامیاب نثر نگار بھی تھے۔

☆☆☆

رابعـهٔ عَدَویّة(بصریّة)

آن شـب کـه رابعـه در وُجُـود آمـد، درخانهء پَدَرَش چندان جامِه نَبُود که او را در آن پیچند، و قطره ای روغن نَبُود وچراغ نَبُود- پِدَرِ او راسه دُختر بود، رابعه چهارم بود-از آن، رابعه گویند-

چون رابعه بُزرگ شد، پدرو مادرش بمردند- ودربصره قَحطی عظیم پیدا شد- و خواہران مُتفرّق شدند- و رابعه به دستِ ظالمی اُفتاد- اور رابه چند دِرَم بفروخت- آن خواجه، او رابه رنج و مشقّت، کارمی فرمود- روزی بیفتاد و دستش بشکست- رُوی بر خاك نهاد و گفت:"اللهی! غریبم و بی مادر وپدر،واسیرم و دست شکسته- مرا از این هَمِه هیچ غم نیست، اِلّا رضایِ تو می باید-"

پس رابعـه بـه خـانـه رفت ودایم رُوزه داشتی و هَمِه شب نماز کردی وتابه رُوز برپای بُودی- شبی، خواجه از خوابِ در آمد- آوازی شنید- نگاه کرد- رابعه را دید در سجده، که می گفت:"اللهی! تو می دانی کـه ہـوایِ دلِ مـن در مـوافقت فرمانِ تواست،وروشنایی چشم من در خدمتِ درگاهِ تو- اگر کار به دستِ مـن اَستی، یك سـاعـت از خدمتَت نیا سود می- امّا تو مرا زیرِ دستِ مخلوق کرده ای- به خدمتِ تو، از آن دیر می آیم-"

خـواجه نگاه کرد- قندیلی دید بالایِ سر رابعه آویخته، مُعَلّق بی سلسله ای، وهمهء خانه نُور گرفته- بر خاست وباخود گفت:"اُورا به بندگی نتوان داشت!" پس رابعه راگفت:"تو را آزاد کردم- اگر اینجا باشی، مـاهَـمِه خدمتِ تو کُنیم، واگر نمی خواهی ، هر جا که خاطِرِ تواست، می روا" رابعه دَستُوری خواست و برفت و به عبادت مشغول شد-

(تذکرةُ الاولیایِ عطّار)

فرہنگ

چندان	:	اتنا، اس قدر۔
جامه	:	کپڑا۔
پیچند	:	(مصدر: پیچیدن: لپٹینا) مضارع ، لپیٹیں۔
ازآن	:	اِس وجہ سے ، اِس لیے۔
مُتَفَرّق	:	جُدا ، الگ الگ۔
خواجه	:	آقا، مالک۔
کارمی فرمود	:	(مصدر: کارفرمودن : کام پر لگانا)ماضی استمراری 'کام پرلگائے رکھتا تھا۔
نمازمی کردی	:	نمازمی کرد، وہ نماز پڑھتی تھیں۔
برپای بودی	:	وہ حالتِ قیام میں رہتیں - (برپابودن :پیروں پر کھڑے رہنا)
هَوا	:	خواہش ، جدیدفارسی میں موسم اور فضا کے لیے استعمال ہوتاہے -
نیاسودمی	:	(نہ+آسودم + ی) نمی آسودم ، میَں آرام نہ کرتی ، نہ رُکتی۔
مُعَلّق	:	لٹکاہُوا۔
دیر آمدن	:	بدیر آمدن،دیر سے آنا۔
سلسله	:	زنجیر
دستور	:	حکم، اجازت، قانون۔ جدید فارسی میں گرامر کو"دستورِ زبان"کہتے ہیں۔

تمرین

۱۔ درشبی که رابعه به دُنیا آمد،وضع خانهء پدرش چطور بود؟

۲۔ علتِ تسمیّهء رابعه چه بود؟

۳۔ وقتی خواجه از خواب بیدار شد، چه دید؟

۴۔ خواجه به رابعه چه گفت؟

۵۔ این درس نوشتهٔ کیست؟

۶۔ مندرجه ذیل ضمائر میں سے متّصل اور منفصل جدا کیجیے۔ اور ان کے معانی لکھیے:

پدرش۔ غریبم۔ رضایِ تو۔ دل من۔ خدمتَت۔

۷۔ تیسرے پیراگراف میں "داشتی"، "کردی" اور "بودی" کن معنوں میں استعمال ہوئے ہیں۔

۸۔ مندرجه ذیل حروف کے معانی لکھیے اور انھیں آسان جملوں میں استعمال کیجیے:

در۔ را۔ از۔ با۔ به۔

☆☆☆